عورتوں کے حقوق اور قرآن مجید
Women's Rights and the Quran

محمد زبیر[3] کریم داد[1] محمد نعیم[2]

Abstract:

The term Huqooq is the plural of Haq that means literally a thing that is proved. In sharia point of view it is the entity that deserves a person and which held compulsory on others. Islam is the religion that a represents the concept rights profoundly. It has declared the rights of every creature. The human being having a prestigious status among all has been given special reference with respect to the matter of rights.In this regard there is no discrimination between the male and female. Both depend on each other to maintain the reproduction process and meet their mutual needs. Without the mutual co-operation of both, the social system is impossible to launch. Due to this, the status and role of women cannot be ignored.

In the present era, many social and reformative organizations have come into existence with the vision to ensure the women's rights. These organizations many times, criticize the Islamic teachings along with the other outdated customs. They are of the view that Islam has not given due attention to women rights that results in the injustice with this class. If this viewpoint is deeply evaluated, the fact exposes that this all bases on the unawareness about Islamic teachings and its uncovered realities Islam has raised the issue of human rights more than any ancient or modern thought and religion. The Holy Quran being the primitive source of the Islamic rulings has interpreted

[1] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

[2] ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

[3] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

the family system in detail. The rights of female have been mentioned prior than a male. The Holy Quran has ordained its followers to keep the domestic environment full of joy, satisfaction and comfort. Besides this, the domestic, social, financial and legal rights of women have been explored in rather detail.

In this article, the women's rights in light of the Holy Quran have been mentioned in a scholastic manner which shall also be an answer to the observations put on the issue under reference.

Key Words: The Holy Quran, Women Rights, Organizations, Islamic Rulings

حقوق حق کی جمع ہے جس کا لغوی معنی لازم اور ثابت ہے، جب کہ اصطلاح شرع میں اس سے مراد کسی بندے کا وہ استحقاق لیا جاتا ہے جو دوسروں پر لازم ہوتا ہے۔ اسلام حقوق کا علم بردار دین ہے جس کے اندر ہر مخلوق کے حق کا تعین کیا گیا ہے۔بنی نوع انسان جو تمام مخلوقات میں اشرف اور افضل حیثیت رکھتا ہے، اس دین میں اس کے حقوق کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے، اوراس حوالے سے مرد وعورت کو یکساں مقام دیا ہے۔ انسانی نسل کی بقاء وافزائش اور باہمی ضروریات کی تکمیل کے لیے مرد وعورت ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور ان کے مشترکہ تعاوُن کے بغیر نظام حیات کی گاڑی چل نہیں سکتی، جس کی بناء پر عورت کے مقام و مرتبے اور کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

فی زمانہ عورتوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی مختلف تنظیمیں اور اصلاحی تحریکیں معرض وجود میں آئی ہیں۔ جو بسا اوقات دوسری فرسودہ رسوم ورواج کی طرح اسلامی تعلیمات کو بھی تنقید کا نشانہ بناتی ہیں، جن کے بزعم اسلام میں عورتوں کے حقوق سے پہلو تہی کی گئی ہے، اور اس میں عورت کے ساتھ ناانصافی کا رویہ برتا گیا ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ نقطہ نظر اسلامی تعلیمات اور ان کی حکمتوں سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کیونکہ اسلام نے سب سے زیادہ آواز ان کے حقوق کے لیے اٹھائی ہے۔ اسلامی شریعت کے اولین مصدر قرآن مجید میں سب سے زیادہ آیات مبارکہ

خاندانی نظام کے بہتر قیام کے حوالے سے ہیں اور اس میں عورت کا حق مرد پر مقدم ذکر کیا ہے عورت کو مودت ورحمت اور سکون واطمینان کا ذریعہ قرار دیا ہے، نیز اس کے تمام تر عائلی، سماجی ،مالی اور قانونی حقوق مفصل بیان کئے ہیں۔

آرٹیکل زیر بحث میں عورتوں کے حقوق قرآن مجید کی روشنی میں تحقیقی انداز میں پیش کیے جائیں گے جس سے ان اعتراضات کی حیثیت واضح ہو سکے گی کہ ان کے اندر کتنی معنویت ہے؟

قرآن کریم نے خاندانی نظام کو بڑی اہمیت دی ہے اس کا پتہ یوں لگتا ہے کہ قرآن کریم میں گھریلو نظام کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے انسانی نسل کی بقاء کے لیے اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر مرد وعورت کے مابین ازدواج کا رشتہ قائم فرمایا۔سورۃ النساء کی آیت سے اس طرف اشارہ ملتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً[1]

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا(یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کرکے روئے زمین پر) پھیلا دیئے[2]۔"

آیت مذکورہ میں یہ نکتہ نظر آتا ہے کہ مرد وزن کا ازدواجی رشتہ تمام رشتوں میں سب سے پہلا رشتہ ہے ۔اسلام سے قبل کے ادیان میں عورت کی حیثیت انتہائی قابل رحم تھی۔ہندومت میں عورت کو اخلاق اور روح کی ترقی میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ عورت کی ذات سے نفرت اتنی شدید تھی کہ جب اس کا شوہر مر جاتا تھا تو وہ بے چاری اپنے خاوند کے ساتھ رسم ستی کی نذر ہو جاتی ۔عیسائی مذہب میں تجرّد اور عورت سے لاتعلقی کو کمال روحانی تصور کیا جاتا تھا۔یہی حال بدھ مت مذہب کا تھا۔ اسلام سے قبل دورِ جاہلیت میں عورت کے ساتھ سنگ دلانہ اور غیر منصفانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی پیدائش کو عار وشرم سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورتوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کی اور آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل اس کے تمام حقوق نہ صرف متعین کیے بلکہ ان کو یقینی بنانے کے لیے اخلاقی اور قانونی راہ ہموار کیا۔ یورپ کی نشاۃ ثانیہ سے پہلے عورت کے حوالے سے ان کی فکر ظلمت کی شکار تھی۔1870ء میں عورتوں کے

حقوق کے لیے پہلی دفعہ آواز بلند کی گئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میدان میں پیش رو دین اسلام ہے اور یہ سہرا ان کو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے عورتوں کے چھ قسم حقوق کا تذکرہ کیا ہے۔ جن کی اجمالی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(1) روحانی حقوق (2) معاشی حقوق (3) معاشرتی حقوق

(4) تعلیمی حقوق (5) قانونی حقوق (6) سیاسی حقوق

ذیل کے پیرائے میں ہر قسم پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

1. روحانی حقوق Spiritual Rights

روحانی حقوق کے اعتبار سے مرد وعورت دونوں برابر ہیں اور ان کے مابین کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ان حقوق میں ایمانیات، عبادات، اخلاقیات اور نیکیوں سے متعلق جملہ امور شامل ہیں۔ قرآن مجید نے اکثر مقامات پر مرد وعورت کے روحانی حقوق ایک ساتھ ذکر کیے ہیں۔ مثلاً سورۃ النساء آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا[3]

"اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی"

اس آیت کریمہ میں عمل صالح کے لیے مرد وزن کی کوئی قید نہیں؟

سورۃ النمل میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا[4]

"اور جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہو گا تو اس کو نہ ظلم کا خوف ہو گا اور نہ نقصان کا۔"

اسی آیت میں بھی مرد وعورت کو برابر رکھا گیا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً[5]

"جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا۔"

بنی آدم کا اطلاق مرد و عورت دونوں پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کرامت و شرافت میں دونوں کو یکساں مقام حاصل ہے۔

اسی طرح سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[6]

"کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔"

تقویٰ کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے "يَا أَيُّهَا النَّاسُ" کا صیغہ ذکر فرمایا جس کے تحت تمام انسان بلاامتیاز جنس شامل ہیں۔ جیسے سورۃ البقرہ میں یوں آیا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[7]

"لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔"

سورۃ النساء میں بھی اسی صیغے کے ساتھ خطاب دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً[8]

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے۔"

ان آیات کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ عورت کو تقویٰ اور عبادت میں مرد کے برابر مقام حاصل ہے۔ بلکہ وہ اس دوڑ میں مردوں سے آگے بھی نکل سکتی ہے۔ جس کی مثال قرآن مجید میں مذکور بعضمستورات ہیں جن میں سیدہ مریم علیہا السلام، سیدہ آسیہ زوجہ فرعون اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ شامل ہیں۔ اسی طرح ازواج مطہرات، بنات رسول ﷺ اور دیگر صحابیات ہیں۔

2. اقتصادی حقوق Economic Rights

ان سے مراد وہ حقوق ہیں جو عورت کی معاشی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔بحیثیت انسان عورت کی بھی مختلف معاشی ضروریات ہیں جن سے انکار نہیں کیاجاسکتا۔ان حقوق کی تکمیل کے لیے اسلام نے عورت کے ساتھ انصاف کا معاملہ فرمایاہے۔بلکہ یوں کہیے کہ عورت کو مرد سے زیادہ نوازاہےاوروہ اس طرح کہ گھریلوزندگی کی جملہ اخراجات ومصارف کی ذمہ داری مرد کے کندھوں پرڈال کر عورت کوان ذمہ داریوں سے مکمل طور پر مبرا کرر کھاہے۔

اسلام نے یہ تقسیم فطری اصولوں کے عین مطابق کیاہے کہ فطرتاً مردوں کے اندر محنت ومشقت برداشت کرنے کی صلاحیت زیادہ پائی جاتی ہے۔جس کے نتیجے میں اس کے اوپر معاشی ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔درحقیقت یہ عورت کے ساتھ ظلم نہیں بلکہ رحم کا معاملہ ہے۔ایک اور پہلو سے اگر ہم ان حقوق کا جائزہ لیں توہم دیکھتے ہیں کہ عورت جب باپ کے گھر ہوتی ہے تواس کے مالی اخراجات باپ پورا کرتا ہے۔جب وہ بیوی کاروپ اختیار کرجاتی ہے توشوہر نان نفقہ کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔جب وہ ماں کا مقام حاصل کرجاتی ہے توبیٹے اس کی کفالت کوسعادت سمجھ کراس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔عورت کے نہ صرف تمام تراخراجات مردوں پر آجاتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر دوسرے مالی حقوق بھی لازم ہوجاتے ہیں۔جن میں مہر کی ادائیگی ،عدت کا خرچہ اور میراث وغیرہ کا حصہ شامل ہیں۔ایک عورت کوجب باپ کی طرف سے میراث مل جاتا ہے ۔اسی طرح خاوند کی طرف سے مہراورنان نفقہ کی فراہمی اوراس کے میراث میں حصہ مل جاتاہے تویہ سب ملاکر اس کا کل حصہ مرد کے حصے سے بڑھ کر نہیں توبرابرضرور ہوجاتاہے۔عورت کے خاوند کے مال کی نگران ہے اوربقدرضرورت خاوند کے مال میں بلااس کی اجازت کے تصرف کرسکتی ہے۔جس طرح سیدہ ہندزوجہ ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیاتھاتوآپ علیہ السلام نے جواب میں ارشادفرمایا:

خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ، بِالْمَعْرُوفِ[9]

"ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مال میں سے اتنالوجوعادتاً آپ اورآپ کے بچے کے لیے کافی ہوسکتاہو۔"

اس حوالے سے عورت کا پلڑا بھاری نظر آتا ہے کہ خاوند بلا اجازت بیوی کے مال میں تصرف نہیں کر سکتا جیسا کہ سورۃ النساء کی آیت میں ارشاد ہے:

فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا[10]

"ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق شوق سے کھالو۔"

3. معاشرتی حقوق Social Rights

اسلام عورت کو معاشرے کا ایک اہم رکن گردانتا ہے اور معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں اس کی حیثیت کو تسلیم کرتا ہے۔ خاندان معاشرتی نظام کی بنیادی اکائی ہے جو مرد و عورت ہی کے ہاتھوں قائم ہوتا ہے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی جیسا باعزت مقام مرحمت فرمایا ہے۔

عورت بحیثیت ماں

قرآن مجید نے والدین کا صیغہ استعمال کیا اور فرمایا:

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[11] "اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔"

جس میں ماں اور باپ دونوں شامل ہیں۔

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ[12]

"اور ہم نے انسان کو جسے اُس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اُٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔"

آیت کریمہ میں بچے کے لیے ماں کی تین قسم تکالیف کا ذکر کیا گیا ہے۔

قبل از ولادت حین ولادت بعد از ولادت مطلب یہ کہ ماں اپنی بچے کی خاطر یہ تینوں تکالیف برداشت کرتی ہے لہٰذا وہ باپ سے بڑھ کر حسن سلوک کی مستحق ہے۔

عورت بحیثیت بیٹی

قرآن مجید نے بیٹیوں کے حقوق کو بھی واضح کیا۔ جاہلیت کے زمانے بعض قبائل بیٹیوں کو فقر و تنگدستی یا بوجہ شرم زندہ در گور کرتے تھے ۔ قرآن مجید نے اس طرز فکر کی اصلاح کی اور بیٹیوں کو فقر و فاقہ کے خطرہ یا ننگ و غیرت کی وجہ سے قتل کرنے کو سختی سے منع کیا۔

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ[13]

"حالانکہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے۔"

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ[14]

"اور جب لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی۔"

تنگدستی کے ڈر سے انسانیت کے قتل پر قدغن لگائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ[15]

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا۔"

عورت بحیثیت بیوی

بیوی کے حقوق قرآن مجید نے مفصلاً ذکر کیے ہیں۔ قرآن مجید نے بیوی کو محصنہ کہا ہے جس کا مطلب قلعہ میں محفوظ ہونا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ[16]

"اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں میں ہی جو تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں (نکاح کر لے)۔"

یہاں محصنٰت سے مراد شوہر والیاں یعنی بیویاں ہیں۔ مطلب یہ کہ نکاح کرنے کے نتیجے میں عورت قلعہ میں محفوظ ہو جاتی ہے اور ہر طرح کے روحانی اور اخلاقی خطرات سے بچ جاتی ہے۔ قرآن مجید نے بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، فرماتے ہیں:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا[17]

"اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہوا اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔"

اس آیت کریمہ میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ بیویوں کی کمزوریوں اور اغلاط سے صرف نظر کر کے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ بیویوں کو مردوں کا لباس بتایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ[18]

"وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔"

یہاں عورت کا ذکر پہلے کیا ہے جس سے مرد کے لیے عورت کی زیادہ اہمیت واضح ہوتی ہے۔ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے کہ عموماً عورت کو "House Wife" کہا جاتا ہے حالانکہ وہ ہاؤس وائف سے بڑھ کر ایک ہستی ہے اس کی حیثیت گھر کی ملکہ کی ہے چنانچہ House Wife کے بجائے House Builder کہنا چاہیئے کیونکہ وہ اپنے خاوند کی معاون، اس کے بچوں اور گھر بار کی نگرانی اور اس کی غیر موجودگی میں گھر جیسے ادارے کی قائم مقام افسر ہے۔ سورۃ النساء میں نیک عورتوں کی صفت میں یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے خاوند کی فرماں بردار رہ کر اس کی غیر موجودگی میں گھر کی نگراں ہوں گی۔ جیسا کہ سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ[19]

"تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال و آبرو کی)۔"

عورت بحیثیت بہن

قرآن مجید میں بیوی کو ضرر پہنچانے اور اسے ستانے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلاَ تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُواْ[20]

"اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔"

قرآن مجید میں بہنوں کے حقوق بھی بیان ہوئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ[21]

"تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں۔"

حقیقی بہن اور رضاعی بہن کے ساتھ نکاح کو حرام کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان کی بہت قریب رشتہ میں منسلک ہے۔ اسی طرح مؤمنوں کو آپس میں بھائی قرار دیا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ[22]

"تمام مؤمن آپس میں بھائی ہیں۔" تو دیگر مسلمان عورتیں مردوں کی دینی بہنیں ہیں۔

4. تعلیمی حقوق Educational Rights

قرآن مجید کی آیات مبارکہ میں عورتوں کے تعلیمی حقوق کی طرف واضح اشارے کیے گئے ہیں ۔ قرآن مجید کی پہلی وحی میں پڑھنے کا حکم ہے جو مرد وعورت دونوں کو یکساں شامل ہے ۔ ارشاد خداوندی ہے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ[23]

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

قرآن مجید میں احکام ومسائل کے متعلق متعدد آیات آئی ہیں جن کا سمجھنا نہ صرف مردوں پر ضروری ہے بلکہ عورتوں کا فریضہ بھی ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ" کے خطاب میں ضمناً عورتیں بھی داخل ہیں۔ سورۃ الاحزاب کی آیت میں براہ راست عورتوں کو یہ خطاب دیا گیا ہے کہ وہ دین کے احکام ومسائل سیکھ لیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ[24]

" اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔"

اس آیت کریمہ کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے تعلیم وتربیت کا انتظام گھر ہی سے شروع کیا جانا چاہیئے۔گھریلو ماحول ایسے خطوط پر استوار کیا جائے جو عورت کی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں کو اجاگر کر سکے۔ عورت کی تعلیم وتربیت میں شرعی علوم کے ساتھ ساتھ مختلف مہارتوں کا بندوبست بھی کیا جانا چاہیئے۔ جس میں زبان دانی، ہُنری صلاحیت اور دیگر سماجی علوم کو شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ عورت آئندہ وقت کے لیے ایک بہترین، باصلاحیت اور سلیقہ مند خاتون ثابت ہو اور بوقت ضرورت اپنی کفالت کے لیے دوسروں کی دستِ نگر ثابت نہ ہو۔ عصری ضروریات کے پیش نظر عورت کے لیے تربیتی علوم اور مہارتوں کا انتظام کرنا ضروری ہے ۔جن میں سرفہرست تعلیم اور صحت کا شعبہ ہے۔ چنانچہ ان شعبہ جات میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں۔

عورتیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہو کر زخمیوں کی تیارداری کرتی تھیں جیسا کہ اس حدیث میں ارشاد ہے

كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَسْقِي القَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ القَتْلَى وَالجَرْحَى إِلَى المَدِينَةِ[25]

"ہم عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں قوم کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں کو مدینہ لاتی تھیں"

5. قانونی حقوق Legal Rights

دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ عورت کو قانونی حقوق بھی حاصل ہیں۔ قانون کی نظر میں مرد وعورت برابر ہیں اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے قصاص کا ذکر فرمایا ہے اور اس میں مرد وعورت کو برابر کی حیثیت دی گئی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى[26]

"مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے۔"

مطلب یہ ہے کہ جو کسی کو قتل کرے گا تو اس سے بدلہ لینے میں برابری ضروری ہے جس کو قانون کی اصطلاح میں قصاص کہتے ہیں[27]۔ خواہ مقتول مرد ہو یا عورت۔ اسلام کے دیگر فوجداری قوانین میں مرد وعورت برابر ہیں۔ مثلاً حدود و تعزیرات میں جرم وسزا کا قانون دونوں کے لیے یکساں ہے۔ قرآن مجید میں عورت کو شہادت کا حق دیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ[28]

"اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (کافی ہیں)۔"

اسی طرح عورت کو خلع کا حق دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ[29]

"ہاں اگر زن وشوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔"

عورت کی عزت وناموس کے تحفظ کو قرآن مجید نے خصوصی اہمیت دی ہے اور ایسے لوگوں کے لیے سخت وعیدیں ذکر کی ہیں جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہوں۔ سورۃ النور میں حد قذف کا تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ[30]

"اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہی بدکردار ہیں"

اسی طرح ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ[31]

"ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار لیں تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے۔"

سیاسی حقوق Political Rights

عورتوں کو اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہے اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے کوشش کر سکتی ہے۔

جیسا کہ سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ[32]

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔"

کہ مؤمن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ہر لحاظ سے معاون ہیں خواہ وہ معاشرتی ہو، اقتصادی ہو یا پھر سیاسی طور پر۔

سورۃ الممتحنہ میں عورتوں سے بیعت لینے کا تذکرہ ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ[33]

"مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو ان کی آزمائش کر لو۔"

عورتوں سے امتحان لیناہ وہ کس غرض کے لیے ہجرت کر کے آئی ہیں۔ در حقیقت ان کی رائے سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ عورتوں کو اپنی رئے کا بغیر کسی اکراہ و جبر کے اقرار کر لیا جس کو آپ علیہ السلام نے منظور کر لیا۔ اظہار رائے کی یہ آزادی موجودہ انتخابی طریق کار سے بڑھ کرے۔ اس لیے کہ یہاں رسول اللہ ﷺ جو ایک معنی میں ریاست کے سربراہ تھے بذات خود عورتوں سے ان کی رائے کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

اسلام میں عورت قانون سازی میں حصہ لے سکتی ہے جس طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک عورت کی رائے پر آپ نے مجوزہ قانونی حکم واپس کیا جو مہر کی تجدید کے حوالے سے کیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فقہاء کی فہرست میں شامل خاتون تھیں۔

خلاصہ و نتائج بحث

زیر نظر مقالہ میں عورت کے چھ قسم کے حقوق قرآنی تعلیمات کی روشنی میں واضح کیے گئے ہیں۔ ان حقوق میں روحانی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی، قانونی اور سیاسی حقوق شامل ہیں۔ قرآنی تعلیمات کے تناظر میں مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور حقوق ہر ایک کے یکساں ہیں۔ البتہ جتنی استعداد کار اور صلاحیت کسی صنف کے اندر موجود ہے اسی کے برابر ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔ حق اور ذمہ داری دونوں الگ الگ پس منظر رکھتے ہیں۔ بعض اوقات ذمہ داری کو حق کے زمرے میں شامل کیا جاتا ہے جو منطقی اعتبار سے درست نقطہ نظر نہیں ہے مثلاً عورت کی

شہادت، روزگار وغیرہ کو حقوق کے دائرے میں داخل کیا جاتا ہے حالانکہ یہ ذمہ داریاں ہیں حقوق نہیں۔

قرآنی تعلیمات کا محور عورت کا روحانی، جسمانی اوراخلاقی تحفظ ہے جبکہ جدید فکر عورت کو زیادہ سے زیادہ آزادی دلوانے کا خواہاں ہے اوردرءُ المفاسد اولیٰ من جلب المنافع کی بناء پر مفاسد کو دور کرنا منافع کے حصول سے متقدم ہے۔ جسمانی، نفسیاتی اور فطری صلاحیتوں کے لحاظ سے مرد وعورت برابر نہیں ہے۔ یہ فرق وامتیاز فطرتاً ان کے درمیان واقع ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی فطری خوبیوں کے مطابق ان پر ذمہ داریاں ڈال دی ہیں چنانچہ مرد وعورت ایک دوسرے کی ان ضروریات کو تکمیل کرتے ہیں جو کسی ایک میں واقع ہو۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃالنساء4: 1

2 جالندھری، فتح محمد، ترجمۂ قرآن (القرآن کریم) فاران فاونڈیشن، لاہور، 2010ء

3 سورۃالنساء4: 124

4 سورۃطٰہٰ20: 112

5 سورۃبنی اسرائیل15: 71

6 سورۃالتین95: 4

7 سورۃالبقرۃ2: 21

8 سورۃالنساء4: 1

9 امام بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب النفقات (73) باب اذالم ینفق الرجل (8) حدیث (5364) دار طوق النجاۃ، 1422ھ

10 سورۃالنساء4: 4

11 سورۃبنی اسرائیل17: 18

12 سورۃالقمان31: 14

13 سورۃالنحل17: 58- 59

14 سورۃالتکویر81: 8- 9

15 سورۃ بنی اسرائیل17: 31

16 سورۃ النساء4: 25

17 سورۃ النساء4: 18

18 سورۃ البقرۃ2: 187

19 سورۃ النساء4: 34

20 سورۃ البقرۃ2: 231

21 سورۃ النساء4: 23

22 سورۃ الحجرات49: 10

23 سورۃ العلق96: 1

24 سورۃ الاحزاب33: 34

25 صحیح البخاری، کتاب الطب(80)بَابٌ: هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ المرْأَةَ أَوِ المرْأَةُ الرَّجُلَ (2)(5679)

26 سورۃ البقرۃ2: 178

27 الجرجانی، علی بن محمد بن علی الزین، کتاب التعریفات 1: 176، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1403ھ / 1983ء

28 سورۃ البقرۃ2: 282

29 سورۃ البقرۃ2: 229

30 سورۃ النور24: 4

31 سورۃ النور24: 6

32 سورۃ التوبۃ9: 71

33 سورۃ الممتحنۃ60: 10